خدا سے منحرف مغربیت: دجالی تہذیب کا بدترین مظہر

ریاض الحسن نوری ☆

حکمراں ہے اِک وہی باقی بتانِ آزری

حامداً مصلیاً۔ قرارداد مقاصد جو اَب آئین کا حصّہ بن چکی ہے' اس کے مطابق تمام کائنات پر خدا کی حاکمیت ہے۔ اور حکومت کو عوام جو اتھارٹی دیتے ہیں اسے حکومت خدا کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہی استعمال کرسکتی ہے اور جو ایک مقدس امانت ہے۔ مزید یہ کہ عوام کو اپنی ذاتی و اجتماعی زندگیاں قرآن و سنّت کے مطابق گزارنے کے قابل بنایا جائے گا۔ عدلیہ کو مکمل آزادی حاصل رہے گی۔

مذکورہ بالا شرائط کو مزید قوی اور یقینی بنانے کے لئے صدر اور وزیر اعظم حلف اٹھاتے ہیں کہ وہ قرآن و سنّت کی تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ اسلامی نظریہ کو قائم رکھیں گے جس کی بنیاد پر پاکستان بنایا گیا ہے۔

قرارداد مقاصد کے مذکورہ بالا حلف نامے صدر اور وزیر اعظم کو پابند کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنّت کو ہی بالاترین قانون جانتے اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی انسانی بنائے ہوئے قانون کو قرآن و سنّت کے مقابلے میں کچھ نہیں سمجھتے۔

اقبال' نواب بہادر یار جنگ و قائد اعظم کے اعلانات

علامہ اقبال نے قرآن کو سپر اور حقیقی آئین قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''در معنی ایں کہ نظامِ ملت غیر از آئین صورت نہ بندد و آئین ملت محمدیہ قرآن است''

(ترجمہ: آئین کے بغیر گزارہ نہیں اور ملت محمدیہ کا آئین قرآن ہے۔)

☆ مشیر وفاقی شرعی عدالت و ریسرچ سکالر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

نواب بہادر یار جنگ نے جو ہندوستان (سابقہ) کی تمام ریاستوں کی مسلم لیگوں کے صدر تھے' قائداعظم کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے قائد اعظم کئی مرتبہ اعلان کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کا آئین قرآن ہے اور مسلمانوں کی کسی حکومت کو آئین بنانے کا حق نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ (1)

قائداعظم کا اعلان: اطاعت کا مرجع پارلیمان نہیں بلکہ خدا ہے

اسلامی حکومت میں وفاکیشی' اطاعت کا مرجع خدا کی ذات ہے۔ اس لئے تعمیل کا مرکز قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں۔ اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ کسی پارلیمان کی' نہ کسی شخص یا ادارہ کی۔ قرآن کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی اور پابندی کے حدود متعین کرتے ہیں۔ اسلامی حکومت دوسرے الفاظ میں قرآنی اصول کی حکمرانی ہے۔ (2)

ابوداؤد کی حدیث 2627 میں ہے کہ لشکر کی واپسی پر حضور ﷺ نے سختی سے ڈانٹا کہ تم اس سے عاجز کیوں رہے کہ اگر میرے مقرر کردہ امیر نے سنت پر پورا عمل نہیں کیا تو اسے ہٹا کر دوسرا امیر خود مقرر کر لیتے۔

قائداعظم کا اعلان کہ قرآن مسلمانوں کا مذہبی' سوشل' سول' کمرشل' ملٹری' جوڈیشل' کریمنل غرضیکہ ہر قسم کا پینل بھی ہے

قائداعظم نے گبن کا حوالہ دے کر مذکورہ بالا حقیقت بیان کی تاکہ واضح ہو جائے کہ غیر مسلم تاریخ دانوں کے نزدیک بھی یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے۔ بقول گبن اور بقول قائداعظم قرآن سول' کریمنل قانون کا بنیادی کوڈ ہے!

The Musalmans are realizing more and more their responsibility in every direction. Every Musalman knows that the injunctions of the Quran are not confined to religious and moral duties. "From the Atlantic to the Ganges," says Gibben,

"the Quran is acknowledged as the fundamental code, not only of theology, but of civil and criminal Jurisprudence, and the laws which regulate the actions and the property of mankind are governed by the immutable sanctions of the will of God." Everyone, except those who are ignorant, knows that the Quran is the general code of the Muslims. A religious, social, civil, commercial, military, judicial, criminal, penal code. it regulates everything from the ceremonies of religion to those of daily life; from the salvation of the soul to the health of the body; from the rights of all to those of each individual; from morality to crime from punishment here to that in the life to come and our Prophet has enjoined on us that every Musalman should possess a copy of the Quran and be his own priest. Therefore Islam is not merely confined to the spiritual tencta and doctrines or rituals and ceremonies. It is a complete code regulating the whole Muslim society, every department of life, collective and individually.(3)

قرآن کے قانون کو معطل رکھنا قائد اعظم، پاکستان، اسلام اور خود حاکم مطلق (خدا) سے بغاوت ہے۔ قرآن میں وحی منزلہ کے مطابق فیصلے نہ کرنے کو کفر، ظلم، فسق قرار دیا گیا ہے۔ طرہ یہ کہ صدر و وزیراعظم حلف اٹھاتے ہیں کہ وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ حلف سچا ہوتا ہے یا جھوٹا؟ جب خود ساورن یعنی خدا کے اپنے الفاظ میں ہر قسم کا بنیادی کوڈ موجود ہے تو انسانوں کا کوڈ بنانا شرک ہی قرار دیا جائے گا۔ اقبال نے اپنے لیکچروں کی کتاب میں تسلیم کیا ہے کہ بنی امیہ کے آخر دور تک لکھا ہوا قانون قرآن ہی تھا۔ یعنی احادیث جو قرآن کی خدا کی طرف تسلیم کردہ شرح و تفسیر ہیں وہ

با قاعدہ مدون نہ ہوئی تھیں۔

مہاتما بدھ کی پیشین گوئی

آئندہ ایک بے مثال عظیم بدھ آئے گا' وہ مکمل مذہب بتائے گا' اس کی پہچان یہ ہوگی کہ اس کی شہرت ''رحمت'' نام سے ہوگی۔(4)

قائداعظم کے آخری کلمات

قائداعظم کے معالج ڈاکٹر ریاض علی شاہ لکھتے ہیں :ایک بار دوا کے اثرات دیکھنے کے لئے ہم ان کے پاس بیٹھے' میں نے دیکھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں' لیکن ہم نے بات چیت سے منع کر رکھا تھا۔ اس لئے الفاظ لبوں پر آ کر رک جاتے ہیں۔ اس ذہنی کشمکش سے نجات دلانے کے لئے ہم نے خود انہیں دعوت دی تو وہ بولے :''تم جانتے ہو جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے! یہ مشکل کام تھا اور میں اکیلا اسے کبھی نہ کر سکتا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ خدا کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں تا کہ خدا اپنا وعدہ پورے کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔ پاکستان میں سب کچھ ہے' اس کی پہاڑیوں' ریگستانوں اور میدانوں میں نباتات بھی ہیں اور معدنیات بھی۔ انہیں تسخیر کرنا پاکستانی قوم کا فرض ہے۔ قومیں نیک نیتی' دیانت داری' اچھے اعمال اور نظم وضبط سے بنتی ہیں اور اَخلاقی برائیوں' منافقت' زر پرستی اور خود پسندی سے تباہ ہو جاتی ہیں......(5)

قائداعظم نے گاندھی کو خود اس کا قول یاد دلایا کہ جو کام گاندھی کرتا ہے اور جو اس کی زندگی کا مقصد ہے وہ سیاسی یا سوشل نہیں' بلکہ خالص مذہبی ہے۔ گاندھی کے نام خط کے الفاظ یوں تھے:

Today you deny that religion can be a main factor in determining a nation, but you yourself, when asked what your motive in life was, the thing that

leads us to do what we do, whether if was religious, or social, or political, said : "Purely religious".[(6)]

حضرت علیؓ کا قول فیصل اور شیعہ بھائیوں کے نظریات

شیعہ بھائیوں کی کتاب نہج البلاغہ کی شرح ابن ابی الحدید جلد اوّل میں قرآنی آیات کے حوالے دینے کے بعد کہا گیا ہے کہ:

فهـذه الايـات دالة عـلـى اشتمال الكتاب العزيز على جميع الاحكام فكل ما ليس في الكتاب فوجب الا يكون في الشرع (صفحہ:۲۹۰)

یعنی ''یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تمام احکامات موجود ہیں۔ پس جو بات قرآن میں موجود نہیں اس کو شرع یعنی قانون کا حصّہ نہیں کہا جا سکتا''۔

عبدالقادر عودہ لکھتے ہیں کہ:

ان اولـى الامـر منالا يملكون حق التشريع و انما لهم حق حق التنفيذ او التنظيم' فالتشريع من حق الله و الرسول

''اولی الامر یعنی حکام کو قانون بنانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ اور رسول کا حق ہے''۔

اس کتاب کا جو ایڈیشن ایران میں چھپا ہے اس کے حاشیہ میں شیعہ عالم اس قول کی یوں وضاحت کرتے ہیں کہ: بـل من حق الله وحده و الرسول (ﷺ) ناقل له ۔ یعنی'' بلکہ یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ رسول ﷺ تو اللہ سے نقل کرنے والے ہیں اور حکام کو محض تنفیذ اور تنظیم کا حق ہے''۔(7)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت کی پہلی تقریر میں کہا کہ'' سن لو! میں قانون بنانے والے نہیں ہوں' لیکن قانون خداوندی کو نافذ کرنے والا ہوں' میں نئی بات نکالنے والا نہیں ہوں بلکہ قانونِ خداوندی کو نافذ کرنے والا ہوں''۔(8) یہی بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد پہلی تقریر میں کہی۔(9)

پس ہم دیکھتے ہیں کہ خلفاء نے نئے قانون نہیں بنائے' بلکہ نئی بات کا اشارہ بھی

ایک بوڑھی خاتون کی ناراضگی کا سبب بنا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ مہر کی بڑی بڑی رقمیں باندھنا اچھا نہیں۔ یہ تقریر سن کر ایک بوڑھی عورت کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی کہ تم کس طرح یہ بات کہتے ہو جبکہ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ اگر تم نے کسی عورت کو مہر میں روپیوں کا ڈھیر بھی دیا ہو تو اسے واپس مت لو!

قرآنی آیات کے حوالے سے تفسیر المنار، جلد 8 صفحہ 99 پر ہے کہ قانون سازی صرف خدا کا حق ہے۔ سید سلیمان ندوی نے سیرت النبیؐ کی ساتویں جلد میں بڑی مفصل اور مدلل بحث میں ثابت کیا ہے کہ انسانوں کی قانون سازی شرک ہے۔[10]

پرویز کے استاد اسلم جیراج پوری لکھتے ہیں کہ خلافتِ راشدہ کی بنیاد کتاب و سنت پر تھی۔ خلیفہ صرف احکام دینیہ کو نافذ کرنے کا مجاز تھا۔ بیعت کے وقت خلیفہ سے شرط لی جاتی تھی کہ وہ کتاب وسنّت پر عمل کرے گا[11]۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہؓ نے اپنی پہلی تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ تم میرے حکم اسی وقت تک مانو جب تک میں خدا کے احکام پر چلتا ہوں۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو تمہارے لئے میرے احکام ماننا ضروری نہیں ہے[12]۔

قرآن کے اعلانات

﴿وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ﴾ (الرعد: ۴۱)

''اللہ حکم دیتا ہے اور کوئی اس کے احکام پر نظر ثانی کرنے والا نہیں''۔

﴿لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا﴾ (الکہف: ۲۶)

''وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

حکم سارا کا سارا اسی کا چلے گا۔ (آل عمران: ۱۵۴) ''حکم اسی کا ہے'' (القصص: ۷۰) ''حکم خدا کے سوا کسی کا نہیں'' (الانعام: ۵۷) ﴿لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ﴾ ''پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کا کام ہے''۔ (الانعام: ۵۴) ''تمام احکام اسی کی طرف لوٹتے ہیں''۔ (ہود: ۱۲۳) ''اگر اختلاف ہو تو اسے خدا اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو''۔ (النساء: ۵۹) یعنی قرآن و حدیث کی طرف۔ ''جو وحی منزلہ کے

مطابق حکم نہ کریں وہی کافر ہیں...... ظالم ہیں...... فاسق ہیں'' (المائدہ: ۴۴'۴۵'۴۶)
یہ آیات بڑی اہم ہیں اور قرآن نے صاف کافر کا نام دے دیا ہے۔ مگر ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ کفر تو ہے مگر کم درجہ کا کفر ہے۔ چنانچہ ہم وحی منزلہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والوں کو ملت سے خارج قرار نہیں دے سکتے (کتاب الایمان مؤلفہ ابن تیمیہ) ان کا فسق، ظلم اور کفر جس درجہ کا بھی ہو' قرآن (یعنی جس پر ایمان کا حلف اٹھاتے ہیں) میں مذکور ہے۔

قرآنی احکام سُپر ہیں

انسانی الفاظ خدا ورسول کے الفاظ کا نہ مقام لے سکتے ہیں نہ اس سے بہتر ہو سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے امام مالک نے ہارون رشید کو اس بات کی اجازت نہ دی کہ ان کی مؤطا کو حکومت کا سرکاری قانون بنایا جائے۔ خلیفہ کا حکم ہو یا پارلیمنٹ کا پاس کردہ کوئی حکم ہو' اس پر حکومت بقول قائداعظم قرآن یعنی بنیادی کوڈ کو حاصل رہے گی یعنی سپر لاء پھر بھی قرآن وسنت ہی کا قانون ہوگا بلکہ سرکاری افسروں کو اجازت ہوگی کہ حکمرانوں کے بنائے ہوئے قانون کی خلاف ورزی کریں اگر وہ قرآن کے مطابق نہ ہو اور اس کی بجائے قرآنی حکم پر عمل کریں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

امیر معاویہ کے زمانہ میں زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری کو خراسان کا گورنر بنانا چاہا' انہوں نے اس کو قبول کرلیا اور نہایت ایمان داری اور سچائی کے ساتھ اس خدمت کو انجام دینے لگے' لیکن جب کبھی اسلامی اصول اور حکومت کے اصول میں تعارض ہو جاتا تو حکم حکومت کے اصول کو ٹھکرا دیتے۔ خراسان کی گورنری کے زمانے میں کسی جنگ میں بہت سامالِ غنیمت ہاتھ آیا' زیاد نے لکھ بھیجا کہ امیر المؤمنین کا فرمان آیا ہے کہ سونا چاندی ان کے لئے محفوظ کرلیا جائے' اس لئے سونا چاندی لوگوں میں تقسیم نہ کرنا۔ چونکہ یہ حکم اسلامی اصول کے خلاف تھا' اس لئے انہوں نے نہایت صاف جواب لکھا: ''السلام علیک' امابعد! تمہارا خط جس میں تم نے امیر المؤمنین کے حکم کا حوالہ دیا ہے' ملا' لیکن امیر المؤمنین کے مکتوب سے قبل مجھ کو اللہ کی کتاب مل چکی ہے

(یعنی مالِ غنیمت میں عام مجاہدین کا بھی حصّہ ہے) خدا کی قسم! اگر کسی بندہ کو آسمان و زمین گھیر لیں اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو وہ اس کی رہائی کا کوئی نہ کوئی ضرور سامان کر دے گا'' (یعنی اس عدول حکمی پر جو عین حکم خدا کے مطابق ہے' مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ جواب لکھ کر مجاہدین کو حکم دیا کہ اپنا اپنا حصّہ لے لو (13)۔

تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ غالباً یہ مسئلہ یوں تھا کہ مالِ غنیمت میں سے 4/5 حصّہ مجاہدین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اور 1/5 حصّہ بیت المال میں داخل کیا جاتا تھا۔ اب چونکہ خزانہ میں سونا چاندی کی ضرورت رہتی ہے اس لئے امیر معاویہؓ نے چاہا کہ بیت المال کا 1/5 حصّہ تمام کا تمام سونا چاندی کی صورت میں لے لیا جائے تا کہ آسانی رہے' ورنہ انہوں نے خزانہ کے لئے مقرر مقدار سے زیادہ کا مطالبہ ہرگز نہ کیا تھا۔ لیکن اس کو بھی گورنر حکم بن عمرو غفاری نے منظور نہ کیا' کیونکہ یہ اس طریقہ کے خلاف تھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین کے دور میں جاری رہا تھا۔

اگر زمانہ جنگ میں فوجی حکمرانی ہو' دوسرے لفظوں میں مارشل لاء لگ جائے تب بھی سپریم قانون شریعت کا ہی چلے گا۔ اس بات کے ثبوت میں بیرسٹر علامہ اقبال نے خلافتِ ترکی کے آخری دور کو یوں نظم کیا ہے۔ (مختصراً)

محاصرۂ ادرنہ

آخر امیر عسکر ترکی کے حکم سے ''آئین جنگ'' شہر کا دستور ہو گیا
ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل شاہیں گدائے دانہ عصفور ہو گیا
لیکن فقیہہ شہر نے جس دم سنی یہ بات گرما کے مثل صاعقہ طور ہو گیا
''ذمی کا مال لشکر مسلم پہ ہے حرام'' فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہو گیا
چھوتی نہ تھی یہود و نصاریٰ کا مال فوج مسلم خدا کے حکم سے مجبور ہو گیا

(جاری ہے)

حواشی

1) شریف الدین پیر زادہ : فاؤنڈیشنز آف پاکستان' آل انڈیا مسلم لیگ ڈاکومینٹس

(1906ء-1947ء) جلد دوم' ص485: مطبوعہ نیشنل پبلشنگ ہاؤس' کراچی' ڈھاکہ
2) رہبر دکن 19/اگست 1941ء بحوالہ گفتار قائداعظم' ص362' مطبوعہ قومی کمیشن برائے تاریخ وثقافت' اسلام آباد 1967ء

3) Speeches and Writings of Mr. Jinnah, collected by Jamil-ud-din Ahmed Vol.II, Published by Sh.Muhammad Ashraf 1965, pp-208,209 Voll II

4) دی گاسپل آف بدھا' ص245۔ مطبوعہ اوپن کورٹ پبلشنگ کمپنی لندن' 1917ء
5) روزنامہ جنگ' 11/ستمبر 1988ء
6): Speeches and Writings of Mr. Jinnah مرتبہ جمیل الدین احمد' مطبوعہ شیخ اشرف 1968ء' صفحات 132' 133۔
7) التشریع الجنائی' ج 1' ص 290' مطبوعہ ایران
8) طبقات ابن سعد' ج5' ص340' مطبوعہ بیروت
9) البدایہ والنہایہ' ج 6' ص 301' 303
10) دیکھئے تفصیل' روزنامہ جنگ 28 دسمبر 1997ء
11) تاریخ الامت' ج 2' ص257' 258
12) البدایہ والنہایہ' ج6' ص301' 303
13) شاہ معین الدین' سیر صحابہ' ج7 ص47 بحوالہ طبقات ابن سعد' ج7' ص29

بقیہ: النسخ فی القرآن

كَسَبَا...... ﴾ قطع ید کے لئے چوری کے نصاب کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس قرآنی حکم کو دس درہم کی مقدار میں ارتکاب سرقہ تک محدود کر دیا ہے۔ اسی طرح نصابِ زکوٰۃ کی وضاحت احادیث نبوی میں ہی ملتی ہے۔ تخصیص و تعمیم اور مطلق و تقیید کی صورت چونکہ تمام مسالک کے نزدیک مسلم ہے اس لئے یہ اختلاف صرف طرز بیان کا اختلاف ہے۔

(جاری ہے)